نمبر ۱۱ | ہر ایک ماہ کی انگریزی یکم - ۸ - ۱۶ - ۲۴ - تاریخ کو قادیان دار الامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے | جلد ۳

خریداروں کو اطلاع ۔ اپنے احباب کو تازہ حالات پہونچانیکی خاطر یہ اخبار نہایت ارزان قیمت پر جاری کیا گیا ہے اور اس کے اجرا اور قیام کا مدار قومی تعاون اور سرمایہ پر ہے اس کی بڑھتی اشاعت اور ایڈیٹوریل سٹاف کی تکمیل اور ذمہ داری کی ضرورت ہے کہ اس کی اشاعت کم از کم ۱۵۰۰ ہو اس لیئے احباب سے التماس ہے کہ موجودہ حالت مین جبکہ ابتدائی حالت ہے اشاعت بہت قلیل اور سٹاف ناتکمیل ہے اور کارخانہ کثیر اخراجات کا زیر بار ہے اگر کسیوقت اخبار مین چند روز کی دیر ہو جاوے تو آخوند اور ہمدردی کو خیال کو دل و دماغ مین جگہ دیکر رنجیدہ خاطر نہ ہون بلکہ اس کی اشاعت مین سرتوڑ کوشش کرین اور مطلوبہ تعداد کو پورا کر کے کارخانہ کو ہر ایک امر کا ذمہ دار بنا دیوین اپنے فرائض کو حتی الوسع دیانت داری سے بجا لانے کی پوری کوشش کیجاتی ہے لیکن امور متعلقہ قضا و قدر سے ہر ایک لاچار ہے ۔ مینیجر

حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور اپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا	مصطفےٰ مارا امام و مقتدا
اندرین دین آمدہ از مادریم	ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست	بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام	دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن	جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام	ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست	زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود	آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال	وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست	ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد	ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت ست	منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ اندر راست	منکر آن مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین	آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست	ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان روشن کتاب	نزد ما کفرست و خسران و تباب

وہ الفاظ جنمین حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام بیعت کرتے ہین

ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ ۳ بار - آج مین احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین آمین پھر اس کے بعد آپ معہ دیگر حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہین ۔

دس شرائط بیعت

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے راہون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت انکا مغلوب نہین ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔

سوم ۔ یہ کہ بلاناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالے کے احسانون کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا ۔

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموما اور مسلمانون کو خصوصا اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔

پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا مین خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ مین تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا ۔

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر راہ مین دستور العمل قرار دیگا ۔

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چلسکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور تعلقون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو ۔

نوٹ بیعت کا اشتہار حضرۃ امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا - نومبر و دسمبر ۱۹۰۳ء تک اسکو چودہ سال ہوئے ہین جبکہ البدر اپنے پورے معنون کے ساتھ اس چہاردہم سال کی یادگار مین جو آپکی فتح و نصرۃ کا زمانہ ہے قادیان سے طلوع ہوا ۔

قادیان کی غیر مترقبہ نعمتین کو

(۱) حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نورانی اور فرحت بخش چہرہ کی زیارت۔ آپکی مجلس۔ پاک تاثیرات اور شیرین بیان
(۲) حضرۃ مولانا عبدالکریم صاحب کی قرأت قرآن اور شیرین بیان
(۳) حضرۃ حکیم نورالدین صاحب کا درس قرآن وعظ و نصائح اور صاحب حال ہونے کی کیفیت۔
(۴) محمد اسمٰعیل صاحب مدرس۔ مدرسہ ہوی۔ قادیانی اور میان نور احمد صاحب کابلی کی اذان برائے نماز
(۵) زیادت علوم دینیہ و واقفیت سنن الہیہ جو انسان کو یہان رہنے سے بلا کسب خود بخود وہبی طور پر حاصل ہوتے ہین۔

رویت چاند کی نسبت ایک صاحب اعتراض کرتے ہین کہ دو شخصون کی شہادت پر کیون مدار کیا گیا جبکہ ایک جم غفیر اس کے برخلاف تہا۔ اس کا جواب تو اسی مضمون رویت والے مین دیا گیا ہے کہ ایسے امور مین مثبت کا اعتبار نفی کرنیوالے سے زیادہ ہوتا ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ رویت چاند مین شہادۃ کی ضرورت اسیوقت پڑیگی جبکہ ایک جم غفیر کو وہ نظر نہ آویگا ورنہ شہادت اور استفسار کا فائدہ ہی کیا ہوا جبکہ ایک جم غفیر نے خود دیکھ لیا علاوہ ازین مختلف بلاد اور امصار مین عید الضحیٰ بروز شنبہ یعنے ہفتہ کو ہوئی ہے پس جم غفیر نے اس طرح سے بھی شہادتون کی تائید کی۔

قصر نماز کی نسبت وہی صاحب سوال کرتے ہین کہ مقدمات مین چونکہ حضرۃ مسیح موعود م سفر مین ہوتے تھے نماز قصر ہوتی تھی کہ نہین۔ اطلاعاً گذارش ہے کہ نماز برابر قصر ہوتی تھی یعنی ظہر اور عصر کی دو دو رکعت ظہر یا ظہر اور عصر کے درمیانی اوقات مین جمع ہو کر ادا کی جاتی تھین اور مغرب مین تین رکعت اور عشا کی دو رکعت بھی اسیطرح مغرب یا مغرب اور عشا کے درمیانی وقت پر جمع کر کے ادا کی جاتی تھین۔

محکمہ ڈاک کی توجہ کے لائق۔ بر برا اور عدن کالم مین جو خریدار البدر ہین ان کی طرف سے شکایت پہونچی ہے کہ دو ماہ سے کوئی اخبار ان کو نہین ملا ہے حالانکہ کارخانہ کی طرف سے اخبار اشاعت کے اوقات پر ان کے نام برابر ڈاک خانہ مین حوالے جاتے رہے ہین اس لئے محکمہ ڈاک کے مقامی افسران وغیرہ کو اس امر کا انتظام کرنا چاہئے۔ کہ یہ شکایت رفع ہو۔

(مینجر)

توسیع اشاعت

(۱) مکرمی سعید الدین صاحب احمدی کٹک سے اور حافظ غلام رسول صاحب احمدی سوداگر وزیر آباد سے اور بابو شاہدین صاحب احمدی سٹیشن ماسٹر گولڑہ دسہ ایک ایک خریدار البدر کو دیتے ہین خدا تعالےٰ ان احباب کو جزائی خیر عطا کرے۔
(۲) مکرمی سید جلال صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ بربرا افریقہ سے یادگار مرحوم رحمت علی مین مرحوم کے نام جو اخبار جاتا تھا وہ خود خرید لئے ہین اور البدر کی خدمات اور مالی مشکلات کا اندازہ کر کے خود سید صاحب نے البدر کی قیمت اس سال سے پانچ روپے مقرر کر دی ہے اور ایک اخبار رعایتی قیمت پر ہندوستان مین ایک صاحب کے نام جاری کروایا ہوا ہے علاوہ اس کے بربرا مین اور چند ایک احباب کو خریداری کی تحریک کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عالیجناب سید صاحب کو اللہ تعالےٰ نے اس قسم کی دینی اور قومی ضرورتون کو احساس کرنیکا خوب مادہ عطا کیا ہوا ہے کاشکہ دوسرے احمدی بھائی بھی ان ضرورتون کو اس طرح سے احساس کرین تو البدر کی اشاعت بہت جلد ایکہزار سے اوپر ہو جاوے۔
صرف ایک خریدار کو ایک ایک خریدار اور دینا پڑتا ہے۔
(۳) کارخانہ سید صادق حسین صاحب مختار عدالت اٹاوہ اور منشی احمد دین صاحب اپیل نویس گوجرانوالہ۔ اور منشی نذیر الدین صاحب ایجنٹ سپلائی ٹرانسپورٹ کارپس بربرا کا خصوصیت سے شکرگذار ہے جنہون نے اپنے خادم البدر کے استحکام اور قیام کے لئے اسے دس دس روپے سالانہ چندے پر خریدا ہے اور سید صادق حسین صاحب نے دوران سال مین اور بھی امداد کا وعدہ فرمایا ہے خدا تعالےٰ ایسے معاونین کے درجات بلند فرماوے جو اس دینی کار خیر مین اور خدمت بنی نوع انسان کی بجا آوری مین کارخانہ کا ہاتھ بٹاتے ہین
سید عبدالرحیم صاحب لنگی احمدی حیدرآباد دکن مین خصوصیت سے البدر کی اشاعت مین کوشان ہین چنانچہ آپ کی تحریک مین عالی جناب میر مردان علی صاحب نے تین اور اخبار خریدے ہین +

خبرین

مہم سومالی لینڈ۔ اخبار عام لکھتا ہے کہ تازہ ترین خبرین بجائے خوشی کے رنج پیدا کرنیوالی ہین طوالت کا سلسلہ بدستور جاری ہے اور ملا کو ہمیشہ ترقیانہ ہونیکا کافی موقعہ ملجاتا ہے۔ ملک اور موسم کے تغیرات اسی کو حامی ہین جو سمالی تو مین اپنے آپ کو دستدار ظاہر کرتی ہین وہ اندرونہ طور پر دشمن ثابت ہوئی ہین پانی کی سخت مشکلات درپیش ہین وادی نوگل مین ملا ہرگز قابو نہین آتا ہے معلوم ہوا کہ سمالی لینڈ کے شمال مشرقی حصہ مین ملا موجود ہے اور یہان کی ملک اور زمین کی کیفیت کسیکو معلوم نہین ہے برٹش مہم کی فوجین ملا اور اس کے پیرون کی مداح ہین +

لنڈن کے تمام پاگل خانہ پر ہین اس سے انسان سمجھ سکتا ہے کہ کفارہ اور تثلیث اور ایک انسان کو خدا ماننے والے دماغون کی کیا حالت ہوتی ہے اور جب ان کا انجام یہ ہے تو معلوم ہوا کہ اول اول بھی ان دماغون نے کسی ایسی ہی جوش مین انسان کو خدا مان لیا ہوگا۔ **لورافشان** پردہ پوشی کرتا ہے اور دیوانگی کی اس کثرت کی وجہ موجودہ تہذیب قرار دیتا ہے مگر سوال یہ ہے کہ اس تہذیب کی تعلیم آخر کس عقیدہ نے ان کو دی ہے کیا کفارہ نے شراب اور زنا کا دروازہ کھولکر لوگون کو بدحواس نہین بنا دیا تہذیب تو کفارہ کے تابع ہے کفارہ کا مسئلہ آج ہٹا دو اصلاح دیکھ لو۔

روس کی انقلاب پسند جماعت نے اس جنگ روس و جاپان سے فائدہ اٹھانیکی کوشش کی ہے اور بڑے بڑے اعلان دور و نزدیک کے نواحات مین شائع ہوئے ہین انکا یہ موجودہ جنگ کا تذکرہ ہے کہ یہ شخصی حکومت کا نقص ہے ورنہ یہ لڑائی پیش نہ آتی اس سے سال با سال کی ترقی یکدم تمام ہو جاوے گی آخر مین تحریک ہے کہ اس موقعہ پر مناسب ہے کہ جاپان پر کسی حکمت سے فتح پا کر اس کے ساتھ ہی روس مین شخصی حکومت کا خاتمہ کیا جاوے۔

سرحد کوریہ کے دریائے یالو کے دونون کنارون پر روسی فوجین جمع ہو رہی ہین اور خشکی کی لڑائی کا انتظام ہو رہا ہے **ترکستان** کے گورنر کو حکم ملا ہے کہ وہ ہمہ نوع طیار رہے ہندوستان پر فوج کشی ہوگی بشرطیکہ برٹش نے ایران یا تبت مین۔ روسی حقوقون کو نقصان پہونچایا۔

کلکتہ۔ اور بمبئی مین جاپان جانیوالے تمام خطوط کھولکر دیکھ لئے جاتے ہین +

منچوریا لائن ٹوٹ گئی۔ ایک پل اڑ گیا بہت روسی ہلاک ہوئے **جنگ** روس و جاپان مین امریکہ بالکل الگ رہیگا اعلان کر دیا۔ **امرتسر** مین کاٹن ملز کمپنی کو پچھلے سال خالص منافع ۶۷۶۰ روپیہ وصول ہوا۔
پنجاب مین مڈل سکول کا امتحان یونیورسٹی کی ماتحتی سے آزاد کیا گیا۔
پیرس کے ایک پولیس مجسٹریٹ کے لڑکے نے دس ہزار روپے کی چوری کی پولیس مجسٹریٹ نے اس لڑکے کو خود

تقریر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو کہ آپ نے ۲۷ فروری کی شام کو بعد نماز مغرب فرمائی

جس میں آفات ارضی و سماوی سے محفوظ رہنے کے ذرائعہ بتلائے گئے ہیں اور وہ طریق سکھلائے گئے ہیں جن کو انسان اپنے روزانہ کاروبار دنیاوی میں مدنظر رکھکر ایک با خدا اور مقرب الٰہی انسان بنجاتا ہے۔

تغیر موسم کی وجہ سے آج مغرب اور عشاء کی نماز مسجد کی سقف پر ادا کی گئی چند ایک احباب نے اپنی واپسی کی اشد ضروریات پیش کیں ان کو رخصت عطا فرمائی گئی ایکن عالی جناب محمد ابراہیم خان صاحب شریف بن حاجی موسیٰ خان صاحب برادرزادہ خان بہادر مراد خان مرحوم آمدہ از کراچی کی رخصت طلبی پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ چند دن اور رہیں آمدن بارادت رفتن باجازت اور اسیطرح جناب تفضل حسین صاحب سر رشتہ دار تحصیلدار رئیس اٹاوہ کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ انہوں کو بھی فراغت ہو اور ایک عرصہ کے بعد آئے ہیں یہ بھی چند دن رہیں۔

طاعون کے تذکرے پر آپ نے فرمایا۔

سچے مسلمان بنو کا وقت ہے اس کے سوا گذارہ نہیں ہے یقین بڑی شئے ہے اسی کے مطابق خدا تعالیٰ انسان سے معاملہ کرتا ہے۔ خدا سے معاملات صاف کرو کہ وہ بھی تمہارے ساتھ معاملات صاف کرے۔

خاص آدمی طاعون سے محفوظ رہتے ہیں

احادیث پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض صحابہ اور ان کی اولاد بھی طاعون سے فوت ہوئے تھے اور یہ بھی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مومن کے لئے اس سے موت شہادۃ ہے اور اسکو رجزاً من السماء بھی کہا گیا ہے پس جب حالتیں صحابہ کرام بھی اسمیں مبتلا ہوئے تو اب یہ شک تو نہیں ہو سکتا کہ وہ نعوذ باللہ مومن نہ تھے پس معلوم ہوا کہ مومن کے لئے طاعون سے مر جانا حرج تو نہیں ہے لیکن جہاں خدا تعالیٰ کو کوئی نشان دکھانا ہوتا اس مقام پر انسان کے لئے ایک روک ڈالدیجاتی ہے مثلاً تمام امراض تو جیسے عام انسانوں کو ہوتے ہیں نبیوں کو بھی ہوتے ہیں تاہم خاص خاص امراض سے ان کی ذات کو محفوظ رکھا جاتا ہے۔

صحابی رضی اللہ عنہ کوئی بہرا نہ تھا۔ یہ نکتہ قابل یاد ہے

حضرت حکیم نور الدین صاحب نے عرض کی کہ صحابہ کرام کی تعداد ایک لاکھ کئی ہزار تھی مگر ان میں سے ایک بھی بہرا نہ تھا۔ ہاں اندھے تھے اس پر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ کان اصل میں بڑی نعمت ہیں آنکھ نہ ہو تو بھی گذارہ ہو جاتا ہے لیکن کان کے نہ ہونے سے بہت ہی مشکلات پیش آتی ہیں اسوقت دینی باتیں سننی مفید ہیں۔

خدا کا تواب اور غفار ہونا انسان کیلئے غنیمت ہے

اللہ تعالیٰ میں یہ صفت مومن کے لئے بہت ہی مفید ہے کہ توبہ اور استغفار سے ان کے گناہ بخشے جاتے ہیں اگر یہ صفت نہ ہوتی تو پھر انسان کی بالکل تباہی ہو جاتی۔ یہ بہت ہی بڑی صفت ہے کہ اس کی بارگاہ میں سچی توبہ کر نیسے بالکل معصوم ہو جاتا ہے گویا اس نے کبھی کوئی گناہ کیا ہی نہ تھا سچی توبہ کے بعد چاہیے کہ اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ سے صاف رکھے تاکہ کوئی حزن اور غم اوس کے نزدیک نہ پھٹکے کیونکہ اس سے انسان ولی بن جاتا ہے ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون یہ کس قدر خدا کا فضل ہے کہ خدا ان کو اپنا ولی کہتا ہے حالانکہ وہ عاجز انسان ہیں خدا کی ولایت کے یہ معنی نہیں ہیں کہ اسکو کوئی ایسی احتیاج ہے جیسے ایک انسان کو دوست کی ہوتی ہے یا نعوذ باللہ خدا کسیکو اپنا دوست بنا لیتا ہے بلکہ اس کے معنے فضل اور عنایت سے کسیکو اپنا بنا لیتا ہے اور اس سے اس شخص کو فائدہ پہنچتا ہے نہ کہ خدا کو۔ خدا تعالیٰ جب کسیکو اپنا ولی بناتا ہے تو ہزاروں گناہ اور امراض سے اوسے بچاتا ہے نہ صرف اسکو بلکہ اس کے اہل و عیال کا بھی کفیل ہو جاتا ہے اور یہ ہی نہیں بلکہ ان مکانوں میں اور زمینوں میں وہ رہتے ہیں ان میں ایک برکت دی جاتی ہے اور ان کے کپڑوں میں برکت دیجاتی ہے صرف ولی بننا اور ولایت کو سمجھنا ہی مشکل ہے کیونکہ ایک انسان دوسرے انسان کو دھوکہ یا خوشامد سے اس کا دوست ثابت کر سکتا ہے لیکن خدا تعالیٰ سے دھوکا نہیں چل سکتا وہ خوب جانتا ہے کہ ہر ایک اندرونہ کیسا ہے اور ہر ایک کے جوہر پر اللہ تعالیٰ کا اصطفا اور اجتبا ہوتا ہے ممکن ہے کہ سابقہ زندگی میں کسی سے صغائر یا کبائر سرزد ہوئے ہوں لیکن سچے تعلق اور صاف معاملہ پر کل گناہ بخشدیتا ہے حتیٰ کہ اسے یاد تک نہیں دلاتا کہ تجھ سے یہ گناہ سرزد ہوئے ہیں نہ اس کو کہیں شرمندہ ہونے دیتا ہے یہ خدا تعالیٰ کا کس قدر احسان اور فضل ہے۔

تمام برکات انسان کو صفائی سے حاصل ہوتی ہیں اس کے یہ معنے ہیں کہ خدا کی نظر میں وہ صاف ثابت ہو اور خدا ہی اس کا مقصود ہو۔ جیسے خدا تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کا قصہ اور دوسرے انبیاء کے حالات بیان کئے ہیں غرضیکہ اسیطرح سے انسان برگزیدہ ہو جاتا ہے کہ جب اس میں ضد اور نفسانیت نہ پائی جاوے تب خدا اسے لعنتی موت سے محفوظ رکھتا ہے اور کامل تعلق پر اس کی سب مرادیں پوری کر دیتا ہے۔

وہ قادر بھی ہے اور کریم بھی اور اپنی ان ہر دو صفات سے وہ ہر ایک حاجت روائی کرتا ہے اگر یہ دونوں صفات اس میں نہ ہوں تو پھر کچھ بھی نہ ہو مثلاً ایک شخص کریم یعنی سخی تو ہے لیکن اس کے پاس مال نہیں ہے کہ کسی کو دے تو وہ کیا دیگا یا ایک شخص مالدار تو ہے مگر فیاض نہیں ہے بخیل ہے تو وہ بھی کسیکو کچھ نہ دیگا خدا تعالیٰ میں اسی لئے دونوں باتیں ہیں کہ قادر بھی ہے اور کریم بھی اور اسی لئے اس کا وجود بہت مفید اور بابرکت ہے سرمد کا شعر اس موقعہ پر کیا خوب چسپاں ہے۔

سرمد گلہ اختصار می باید کرد — یک کار ازیں دو کار می باید کرد
یا تن برضائے دوست می باید داد — یا قطع نظر ز یار می باید کرد

اگر ایک شخص بیمار ہو اور طبیب کی پوری اطاعت نہ کرے تو اسے کچھ فائدہ حاصل نہ ہوگا ایک عارضہ دور ہوگا تو دوسرا لگ جاوے گا یہی آفتیں اور قصور ہیں جن میں دنیا مبتلا ہے ان سے پناہ مانگ کر پوری طور پر خدا کا ہو جانا چاہیے پنجابی میں کیا خوب کہا ہے۔

جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو

بہت لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ کیا ہم مسلمان نہیں ہیں کیا کلمہ نہیں پڑھتے دراصل اصل میں حقیقت سے بے خبر ہیں نماز اس کا نام نہیں ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ نماز اور کلمہ میں برکات ضرور ہیں مگر ان کو ہی پڑھنا اور سمجھنا ہے جنکو خدا پڑھاوے رسم اور عادت کے طور پر بجالانے سے کچھ نہیں بنتا۔ نماز وہ ہوتی ہے جس میں خدا سے پیوند ہو اور انسان جانلے کہ میرے اندر تبدیلی واقع ہوئی ہے اور اسے خبر ہو کہ چند گذشتہ سالوں میں جو کچھ میں تھا اب وہ نہیں ہوں ابدال ایسے ہی لوگوں کا نام ہوتا ہے جو اپنی اندر تبدیلی کریں حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ جنت میں مومنین کے حالات بدلتے رہیں گے اور چونکہ خدا تعالیٰ نے مومنوں سے دو جنت کا وعدہ کیا ہے ایک دنیا کی اور ایک آخرۃ کی پس جبکہ مومن کی حالت جنت میں بدلتی رہیگی تو اس دنیا میں بھی جو جنت اسے ملتی ہے اس میں تبدیلی اس کی حالت کی ہوتی رہنی چاہیے اسی لئے اسے ایک رعب دیا جاتا ہے اور نفس امارہ کو جذبات سے روکا جاتا ہے جیسے خدا تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کے لئے آگ کو **برداً وسلاماً** کر دیا ایسے ہی اس کے لئے کہا جاتا ہے کہ نظر کامل ہو جاوے جب تک تبدیلی محسوس نہ کرے تب تک خطرہ ہی خطرہ ہے۔

ہر ایک کام خدا کے لئے ہونا چاہیے

دنیا کے ساتھ دین جمع نہیں ہو سکتا دیکھو ایک شخص جائداد پیدا کرتا ہے باغ باغیچہ لگاتا ہے بڑی بڑی عمارتیں بناتا ہے اور پھر اولاد کی طلب...... صرف اس لئے کرتا ہے کہ کوئی ان چیزوں کا وارث ہو اس کمبخت کو اتنی خبر

نہیں کہ تیری اپنی قیمتی زندگی جب ختم ہو چکی اور تو مر گیا تیرا قصہ تو دنیا سے فیصلہ ہو گیا خواہ کچھ ہی ہو تو تو واپس نہیں آسکتا قرآن شریف سے ثابت ہے کہ نہ مومن مر کر جنت سے واپس آتے ہیں اور نہ کافر دوزخ سے۔

حرام علی قریۃ اھلکناھا انھم لا یرجعون

تو کافروں کے نہ آنے کا ثبوت ہے اس میں لفظ اہلکناہا عذاب پر دلالت کرتا ہے اور اہل جنت کے لئے ہے۔

لا یبغون عنھا حولا

اس سے ظاہر ہے کہ مسیح علیہ السلام بھی کسی صورت میں واپس نہ آویں گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکو یحییٰ کے ساتھ معراج میں دیکھا ہے اب یحییٰ تو فوت ہو کر جنت میں چلے گئے کیا اُس مردے کے ساتھ یہ زندہ بیٹھے ہوئے تھے پس ایسی صورت میں جب کہ ہر ایک دنیا سے جاویگا اور ہم بھی جاوینگے تو قصہ تمام کر کے جاوینگے پھر ہمیں کیا فکر کہ ہمارے املاک کون لیگا اور گدی پر کون بیٹھیگا اسی کا نام دنیا ہے اور یہ دین کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتی۔

ہاں ایک صورت ہے کہ جس سے بعض باتیں دین میں داخل ہو سکتی ہیں جیسے قرآن شریف میں ہے۔

یطعمون الطعام علی حبہ مسکینا و یتیما و اسیرا

مسکین - جیسے باپ بوڑھا ہو گیا ہی چل پھر نہیں سکتا تو اس کے ساتھ احسان کی نیت سے سلوک کرنا اور اس کو کھلانا

یتیم - جیسے بچہ کہ اس کے ماں باپ نہ ہوں تو وہ کیا کر سکتا ہے اُسے نیک و بد کی کوئی تمیز نہیں نہ کپڑے وغیرہ اور طہارت کا انتظام کر سکتا ہے تو بچوں کی پرورش گویا یتیموں کی پرورش ہے۔

اسیر - جیسے بیوی کہ اگر اس کے حقوق کماحقہٗ ادا نہ کئے جاویں تو وہ ایسا قیدی ہوا جس کی خبر لینے والا کوئی نہیں۔ یعنی خدا کے حکم سے سب کی خدمت اور پرورش کرے اور بذاتِ خود الگ رہے اولاد کے لئے اس کی یہ نیت ہو کہ

واجعلنا للمتقین اماما

یعنی نیک بخت و دیندار اولاد ہو کہ اس کو بعد اس کے حق میں دعا کرے (اور اس کے درجات کی بلندی کا باعث ہو) مگر سوچکر دیکھو کہ کتنے ایسے ہیں جو اس نیت اور ارادہ سے اولاد کی خواہش کرتے ہیں اور تہجد کے وقت اُٹھکر خدا تعالےٰ سے دعائیں مانگتے ہیں کہ اے مولا تو ایسی اولاد دے جو متقی ہو تیری راہ میں جان دینے والی ہو۔ بعض کو تو خبر ہی نہیں کہ اولاد طلب کیوں کرنی چاہیے اور اکثر صرف مال جائداد کے لئے طلب کرتے ہیں حالانکہ صرف یہ چاہیے دین کی خادم ہو اور بیوی بھی اس نیت سے کرے کہ اس کے ذریعے سے اولاد ہو کر خادم دین ہو اور نفس کے جوشوں اور جذبات سے بچانے والی ہو اور رحم اور شفقت کی نظر سے یہ نیت بھی ہو سکتی ہے کہ ان کے لئے کچھ املاک چھوڑ جاؤں تاکہ ضائع نہ ہوں اور دربدر بھیک مانگتے پھریں یا افلاس سے تنگ آکر تبدیل مذہب نہ کر لیں اور اگر ان نیتوں سے باہر جاتا ہے تو دین سے باہر جاتا ہے اور ایمان کو تاریکی میں رکھکر اس کے ثمرات اور برکات سے بے نصیب رہتا ہے ہر ایک حرکت قول اور سکون سب کچھ خدا کے لئے ہونا چاہیے کھانے پینے عمارتوں کے بنانے اُٹھنے بیٹھنے چلنے پھرنے اور ہر ایک فعل میں خدا ہی مدنظر ہو تو سب کاروبار عبادت میں داخل ہوں گے اور جب مقصود اور نیت اور ہو تو پھر انسان مشرک ہو جاتا ہے اس لئے چاہیے کہ ہمیشہ اپنے کاروبار پر نظر ڈالکر دیکھتے رہو کہ تمہیں تمہارا رجوع خدا کی طرف ہے کہ نہیں۔

اصل میں صید نزدیک است دور انداختہ والی بات ہے کہ بات تو بذاتِ خود بہت تھوڑی ہوتی ہے مگر بدقسمت انسان اُسے لمبی بناکر خود دور ڈالتا ہے

انسان کو چاہیے کہ ہر ایک کاروبار میں تبتل الیہ تبتیلا کا مصداق ہو یعنی ہر ایک کام کو اس طرح سے بجا لاوے گویا وہ خود اس میں نفسانی حظ کوئی نہیں رکھتا صرف خدا تعالےٰ کے حکم کی اطاعت کی وجہ سے بجا لا رہا ہے اور اسی نیت سے مخلوق کی حقوق کو ادا کرنا دین ہے ہر ایک بات اور کام کا آخری نکتہ خدا تعالیٰ کی رضامندی ہونی چاہیے اگر دنیا کے لئے ہے تو خدا کا غضب کماتا ہے حضرۃ ابراہیم کی بھی اولاد ہوئی مگر کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ وہ سوائے دین کے کسی اور مطلب کے لئے تھی۔ اصل اسلام اسی کا نام ہے کہ جیسے ابراہیم علیہ السلام نے اسلمت کہدیا تھا ویسے ہی اطاعت اللہ تعالےٰ کی کی جاوے اور کسی غیر کو اس میں شریک نہ کیا جاوے نفس اور شیطان کے جذبات سے اپنے آپ کو الگ کیا جاوے حتی کہ جان دینے تک دریغ نہ کرے ورنہ وہ مسلم نہ ہوگا خدا کا منشا ہے کہ اس کی بیدرنگ اطاعت کی جاوے اور وہ یہی ہے کہ جان کا بھی خیال نہ ہو اس کے بعد پھر اور کیا ہے اگر یہ نہیں تو آخر ایک حد تک جاکر اس کا جوش اطاعت ٹھہر جاویگا لیکن اگر اس نے جان بھی اس کی نذر کر دی ہوئی ہے تو اس نے گویا کوئی حد اطاعت کی اپنی طرف سے مقرر نہیں کی صحابہ کرام میں بھی یہی بات تھی خدا تعالیٰ اسکا تذکرہ فرماتا ہے کہ ان میں سے بہتوں نے جان دیدی اور بعض ابھی تک منتظر ہیں۔ تو ناگہاں آفات سے بچنے کے لئے یہ چند کلمات ہیں لیکن یاد رہے کہ اعمال میں ظلم کا حصہ ہرگز نہ ہو اگر یہ ہوگا تو قہر الٰہی سخت شے ہے بڑی بڑی قومیں گذری ہیں آخر ظلم کی وجہ سے خدا تعالےٰ کے قہر نے ان کو ہلاک کر دیا ناقص ایمان انسان کو قہر الٰہی سے نہیں بچا سکتا اس سے بچنے کے لئے کامل ایمان کی ضرورت ہے اگر وہ ہو تو پھر ادعونی استجب لکم اس کا وعدہ ہے جماعت کو چاہیے کہ ایسے وقت میں دعا کرتے رہیں کہ خدا تعالیٰ شماتت اعدا سے بچاوے اور جہاں تک ممکن ہو صغائر و کبائر سے بچیں ایسا نہ ہو کہ پھر گناہ کا وبال ان پر پڑے یہ غفلت کی زندگی بھی ایک گناہ ہے ایک گناہ وہ ہوتے ہیں کہ عالم شباب میں ہوتے ہیں اگر ان کے بعد انسان کی عمر پائی اور پھر بھی باز نہ آیا تو یہ بہت ہی بری بات ہے گناہ بہت بری شے ہے جس قدر امراض جسمانی ہیں شاید اتنے ہی گناہ بھی ہیں۔ اور امراض کی طرح بعض ایسے ہوتے ہیں کہ انسان کی جزو ہوتے ہیں لیکن اگر خدا کے آگے متواتر استغفار کرتا رہیگا اور گناہ سے راضی نہوگا تو امید ہے کہ وہ اس کے قلب پر سکینت نازل کریگا جب خدا راضی ہوتا ہے تو خود بخود کوئی بات دل میں پڑ جاتی ہے جو اس کو امن میں لے آتی ہے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا اسکا وعدہ ہے۔ دعا جیسی کوئی شے نہیں ہے میں نے دیکھا ہے کہ ہمارے ہاں بعض فقیر آتے ہیں ان میں سے بعض ایسے اڑکر بیٹھ جاتے ہیں اور اس قدر شور ڈالتے ہیں کہ آخر ان کو دینا ہی پڑتا ہے تو خدا تو بندوں سے بھی بہت رحیم ہے۔ دعا قبول کروانے کے لئے ضروری بات ہے کہ دعا سے باز نہ آوے۔

کونسی دعا کرنی چاہیے

انسان کی ضرورتوں اور خواہشوں کی تو کوئی حد نہیں اور بعض لوگ انہی کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں اور ان کو خدا کو راضی کرنے اور گناہ سے بچنے کی دعا کا موقعہ ہی نہیں پیش آتا لیکن اصل بات یہ ہے کہ دنیا کے لئے جو دعا کی جاتی ہے وہ جہنم ہے۔ دعا صرف خدا کو راضی کرنے اور گناہوں سے بچنے کی ہونی چاہیے باقی جتنی دعائیں ہیں وہ خود اس کے اندر آجاتی ہیں اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم بڑی دعا ہے صراط مستقیم گویا خدا کو شناخت کرتا ہے اور انعمت علیھم کل گناہوں سے بچتا ہے اور صالحین میں داخل ہوتا ہے اگر ایک آدمی باخدا ہو تو سات پشت تک خدا تعالےٰ اس کی اولاد کی خبر گیری کرتا ہے جب یہ بات ہے تو سوچکر دیکھو کہ اور باتوں کی دعا کی ضرورت ہی کیا ہے کان ابوھما صالحا جو

سورہ کہف مین ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دونون لڑکے بذاتِ خود صالح نہ تھے ان کا باپ صالح تھا اسی کی برکت سے خدا تعالےٰ ان کا کفیل ہوا تھا۔ دعا ایسی کرنی چاہیئے کہ نفس امارہ گداز ہو کر نفس مطمئنہ کی طرف آجاوے اگر وہ اہدنا الصراط المستقیم (جیسے کہ معنے مذکور ہوئے) طلب کرتا رہیگا تو دوسری جو اُسے ضرورتین ہین جن کے لئے وہ دعا چاہتا ہے وہ خدا خود پوری کر دے گا۔ شیخ عبدالقادر جیلانی لکھتے ہین کہ اگر اسے بیوی کی ضرورت ہے تو وہ بھی دیتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے ہی حالات کا ذکر کرتے ہین غرضیکہ خدا اس کا مثل مان باپ کے ہو جاتا ہے۔ اور جب خدا متولی اور کفیل ہو تو کس قدر مزے کی بات ہے

مسائل

سوال ہوا کہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للّٰہ کہنا درست ہے کہ نہین۔

جواب ۔ ہرگز نہین۔

سوال ۔ قرآن شریف مین جو آیا ہے کہ خدا کی راہ مین جو مارے گئے تم ان کو مردہ نہ کہو وہ زندہ ہین

جواب ۔ اس سے یہ تو ثابت نہین ہوتا کہ وہ تمہاری آواز بھی سنتے ہین بٹالہ مین جو لوگ زندہ موجود ہین کیا تم اگر ان کو یہان سے بلاؤ تو آواز دیوین گے ہرگز نہین اگر مردہ کو آواز دو تو وہ بھی جواب دیگا معلوم ہوا وہ بھی نہین سنتا بغداد مین جا کر شیخ عبدالقادر صاحب کو مزار پر آواز دیکر دیکھلو کیا جواب دیتے ہین ؟ ہان خدا کو کامل ایمان کے ساتھ بلاؤ تو وہ جواب دے گا اگر قبرون مین پڑے ہوئے مردے بھی سنتے ہین تو بلا کر دکھاؤ +

سوال ۔ خدا جو فرماتا ہے کہ وہ زندہ ہین۔

جواب ۔ اگر زندہ کہتا ہے تو اپنے نزدیک کہتا ہے نہ کہ ہمارے تمہارے نزدیک۔ اور زندگی مین یہ کوئی لازمی امر نہین ہے کہ قوت سامع اور حاضر ناظر ہونا ان کا ثابت ہو ہم زندہ ہین لیکن لاہور کی آواز نہین سن سکتے اگر وہ بھی اسیطرح حاضر ناظر اور دعا کے سننے والے اور مرادون کو پورا کرنیوالے ہین تو خدا اور ان مین فرق کیا ہوا۔ جائے شرم ہے کیا ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم شیخ عبدالقادر سے کم ہین جو یہ فضیلت صرف شیخصاحب کے لئے تجویز کی جاتی ہے یا ابوبکر یا عمر کیون نہین کہتے ایک کی تخصیص تو شرک بنا دیتی ہے دنیا مین اسلام اس لئے آیا ہے کہ توحید پھیلاوے اگر شیخ عبدالقادر کو قرب حاصل ہوا تو توحید سے ہوا اگر وہ غیر اللہ کو پکارنے والے ہوتے تو مقام قرب سے گرائے جاتے انہون نے کامل طاعت کی تو درجہ پایا +

سوال ۔ مردون کو کن کن باتون کا ثواب پہونچتا ہے

جواب ۔ حدیث سے ثابت ہے کہ طعام کا ثواب اور دعا کا بھی پہونچتا ہے قرآن شریف کی تلاوت کی نسبت میری نظر سے نہین گذرا۔ ہان جو قرآن شریف پر عامل ہوگا اس کی دعا زیادہ قبول ہوگی۔

سوال ۔ مردہ کا ختم وغیرہ جو کرایا جاتا ہے یہ جائز ہے کہ ناجائز

جواب اس کا کوئی ثبوت نہین ہے صرف دعا اور صدقہ میت کو پہونچتی ہے مومن کو چاہئے کہ نماز پنجگانہ ادا کرے اور رکوع سجود مین میت کے لئے دعا کرے یہ طریق نہین ہے کہ الگ کلام پڑھکر بخشتے +

اب دیکھو لغت کا کلام منقول چلا آتا ہے کسیکا حق نہین ہے کہ اپنی طرف سے معنے گھڑ لے ایسے ہی آنحضرت صلعم سے جو امر ثابت ہو اس پر عمل کرنا چاہئے نہ کہ اپنی من گھڑت پر

سوال اسلام علیکم یا اہل القبور جو کہا جاتا ہے کیا مردے سنتے ہین +

جواب ۔ دیکھو وہ سلام کا جواب وعلیکم السلام تو نہین دیتے۔ خدا تعالےٰ وہ سلام (جو ایک دعا ہے) ان کو پہونچا دیتا ہے۔ اب ہم جو آواز سنتے ہین اس مین ہوا ایک واسطہ ہے لیکن یہ واسطہ مردہ اور تمہارے درمیان نہین لیکن اسلام علیکم مین خدا تعالےٰ ملائکہ کو واسطہ بنا دیتا ہے اسیطرح درود شریف ہے کہ ملائکہ آنحضرت صلعم کو پہونچا دیتے ہین +

سوال ۔ ختم کی ریوڑیان وغیرہ لیکر کھانی چاہئین کہ نہ

جواب ختم کا دستور بدعت ہے شرک نہین ہے اس لئے کھانی جائز ہے لیکن ختم دینا دلوانا ناجائز ہے اور اگر کسی پیر کو حاضر ناظر جان کر اس کا کھانا دیا جاتا ہو وہ ناجائز۔

سوال ۔ یہ جو لکھا ہے کہ مدینہ جا کر شیخ عبدالقادر رح نے یا حبیب اللہ خذ بیدی کہا۔

جواب ۔ اول تو اس کی سند کیا پھر بعض وقت اہل اللہ کو مکاشفہ ہوتا ہے اس مین خدا تعالےٰ اہل قبور سے باتین کرا دیتا ہے مگر یہ خدا کا فضل ہوتا ہے۔

سوال ۔ اگر امام کے پیچھے سورہ فاتحہ نہ پڑھی جاوے تو جائز ہے کہ نہین +

جواب ۔ حدیث شریف مین اس کی بہت تاکید ہے بلکہ لکھا ہے کہ اس کے بغیر نماز ہی نہین اگر جہری نماز ہو تو امام کے اوقاف مین پڑھ لیوے اور خفی ہے تو پیچھے پڑھ سکتا ہے اگرچہ نہ پڑھنے کو بھی جائز کہا ہے لیکن میرا مذہب تو یہی ہے سورہ فاتحہ ضرور امام کے پیچھے پڑھ لے

۲۸ فروری ۱۹۰۴ء بوقت ظہر

تدبیر و توکل

تدبیر اور توکل پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

وفی السماء رزقکم و ما توعدون سے ایک نادان دہوکہ کھاتا ہے اور تدابیر کے سلسلہ کو باطل کرتا ہے حالانکہ سورہ جمعہ مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللّٰہ کہ تم زمین مین منتشر ہو جاؤ اور خدا کے فضل کی تلاش کرو۔ یہ ایک بہت ہی نازک معاملہ ہے کہ ایک طرف تدابیر کی رعایت ہو اور دوسری طرف توکل بھی پورا ہو اور اس کے اندر شیطان کو وساوس کا بڑا موقعہ ملتا ہے (بعض لوگ ٹھوکر کھا کر اسباب پرست ہو جاتے ہین اور بعض خدا تعالےٰ کے عطا کردہ قوے کو بیکار محض خیال کرنے لگ جاتے ہین) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب جنگ کو جاتے تو طیاری کرتے گھوڑے ہتیار بھی ساتھ لیتے بلکہ آپ بعض اوقات دو دو زرہ پہن کر جاتے تلوار بھی کمر سے لٹکاتے حالانکہ ادھر خدا تعالےٰ نے وعدہ فرمایا تھا واللّٰہ یعصمک من الناس بلکہ ایک دفعہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تجویز فرمایا کہ اگر شکست ہو تو آپ کو جلد مدینہ پہونچا دیا جاوے۔ اصل بات یہ ہے کہ قوی الایمان کی نظر استغناء الٰہی پر ہوتی ہے اور اُسے خوف ہوتا ہے کہ خدا کے وعدون مین کوئی ایسی مخفی شرط نہ ہو جسکا اُسے علم نہ ہو۔ جو لوگ تدابیر کے سلسلہ کو بالکل باطل ٹھہراتے ہین ان مین ایک زہر ملا مادہ ہوتا ہے ان کا خیال یہ ہوتا ہے کہ اگر ملا کوئی تو دیدہ دانستہ اس کے آگے جا پڑین اور جس قدر پیشہ والے اور اہل حرفت ہین وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر ہاتھ پر ہاتھ رکھکر بیٹھ جاوین۔

حل مسائل۔

ایک شخص نے چند مسائل دریافت کئے وہ اور ان کے جواب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دئے۔ ان کو ہم ذیل مین درج کرتے ہین۔

سوال ۔ میت کے قل جو تیسرے دن پڑھے جاتے ہین ان کا ثواب اُسے پہونچتا ہے یا نہین +

جواب ۔ قل خوانی کی کوئی اصل شریعت مین نہین ہے صدقہ دعا اور استغفار میت کو پہونچتی ہے ہان یہ ضرور ہے کہ ملاؤن کو اس سے ثواب پہونچ جاتا ہے سو اگر اُسے ہی مردہ تصور کر لیا جاوے (اور واقعی ملان لوگ روحانیت سے مردہ ہی ہوتے ہین) تو ہم مان لین گے +

ہمین تعجب ہے کہ یہ لوگ ایسی باتون پر امید کیسے باندھ لیتے ہین دین تو ہم کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا ہے اس مین ان باتون کا نام تک نہین صحابہ کرام

بھی فوت ہوئے کیا کسی کے قل پڑھے گئے صدہا سال کے بعد اور بدعتوں کی طرح یہ بھی ایک بدعت نکل آئی ہوئی ہے۔

ایک طریق **اسقاط** کا رکھا ہے کہ قرآن شریف کو کوچکر دیتے ہیں یہ اصل میں قرآن شریف کی بےادبی ہے انسان خدا سے سچا تعلق رکھنے والا نہیں ہو سکتا جب تک سب نظر خدا پر نہ ہو۔

سوال - ایک عورت تنگ کرتی ہے کہ سودی روپیہ لیکر زیور بنادو اور اس کا خاوند غریب ہے۔

جواب - وہ عورت بڑی نالائق ہے جو خاوند کو زیور کے لئے تنگ کرتی ہے اور کہتی ہو کہ سود لیکر بنادے پیغمبر خدا صلعم کو ایک دفعہ ایسا اتفاق پیش آیا اور آپکی ازواج نے آپ سے بعض دنیوی خواہشات کی تکمیل کا اظہار کیا تو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر ان کو یہ فقیرانہ زندگی منظور نہیں ہو تو ان کو کہدو کہ آؤ تم کو الگ ..... کردوں۔ انہوں نے فقیرانہ زندگی اختیار کی آخر نتیجہ یہ ہوا کہ وہی بادشاہ ہوگئیں وہ صرف خدا کی آزمائش تھی۔

سوال - ایک عورت اپنا مہر نہیں بخشتی۔

جواب - یہ عورت کا حق ہے اسے دینا چاہئے اول تو نکاح کے وقت ہی ادا کرے ورنہ بعد ازاں ادا کر دینا چاہئے پنجاب اور ہندوستان میں یہ شرافت ہے کہ موت کے وقت یا اس سے پیشتر اپنا مہر بخش دیتی ہیں یہ صرف رواج ہے جو مروت پر دلالت کرتا ہے۔

سوال - اور جن عورتوں کا مہر مچھر کی دو من چربی ہو وہ کیسے ادا کیا جاوے۔

جواب - لا یکلف اللّٰہ نفسا الا وسعھا اس کا خیال مہر میں ضرور ہونا چاہئے خاوند کی حیثیت کو مدنظر رکھنا چاہئے۔ اگر اس کی حیثیت ۱۰ روپے کی نہ ہو تو وہ ایک لاکھ کا مہر کیسے ادا کریگا اور مچھروں کی چربی تو کوئی مہر ہی نہیں یہ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا میں داخل ہے۔

سوال - میت کے لئے فاتحہ خوانی کے لئے جو بیٹھتے ہیں اور فاتحہ پڑھتے ہیں۔

جواب - یہ درست نہیں ہے بدعت ہے آنحضرت صلعم سے یہ ثابت نہیں کہ اسطرح صف بچھا کر بیٹھتے اور فاتحہ خوانی کرتے تھے۔

---

۶ مارچ سنہ ۴ بوقت شب

چند ایک احباب نے بیعت کی جس پر حضرت اقدس نے ایک جامع تقریر درباره تزکیہ نفس و اصلاح اخلاق فرمائی جو اس قابل ہو کہ بہت توجہ سے پڑھی جاوے اور اس پر عمل در آمد کے لئے اپنے اور دوسرے بھائیوں کے لئے دعا کی جاوے۔

دیکھو تم لوگوں نے جو بیعت کی ہے اور اس وقت اقرار کیا ہے اس کا زبان سے کہہ دینا تو آسان ہے لیکن نبھانا مشکل ہے کیونکہ شیطان اسی کوشش میں لگا رہتا ہے کہ انسان کو دین سے لاپرواہ کر دے۔ دنیا اور اس کے فوائد کو تو وہ آسان دکھاتا ہے اور دین کو بہت دور۔ اس طرح سے دل سخت ہو جاتا ہے اور پچھلا حال پہلے سے بدتر ہو جاتا ہے اگر خدا کو راضی کرنا ہے تو اس گناہ سے بچنے کے اقرار کو سنبھانے کے لئے ہمت اور کوشش سے طیار رہو۔

گناہ کیا ہے گناہ اسی بات کا نام ہے کہ خدا تعالیٰ نے جو ہدایتیں اپنے بندوں کو قرآن شریف کے ذریعہ سے دی ہیں ان کے برخلاف کرنا۔ دلیری سے اس کے احکام کو توڑنا شوخی اور شرارت سے اس کی خلاف ورزی کرنی یہی گناہ ہے۔ جب ایک بندہ دیدہ دانستہ گناہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس سے بہت ہی ناراض ہوتا ہے اور اس کی ناراضگی کا یہی نتیجہ نہیں ہوتا کہ وہ گنہ گار دوزخ میں پڑے بلکہ دنیا میں بھی طرح طرح کے عذاب اسے بھوگنے پڑتے ہیں۔ دیکھو اگر دنیا کے ایک ادنیٰ حاکم کی خلاف ورزی کرو تو پکڑے جاتے ہو اور سزا کے مستحق ہوتے ہو۔ لیکن تاہم اس حاکم دنیاوی کی گرفت سے تم اس طرح نجات بھی پا لیتے ہو کہ کسی دوسرے حاکم کی عملداری میں بھاگ جاؤ مثلاً اگر انگریزوں کے ملک میں کوئی خلاف ورزی کرکے فرانس کے ملک میں چلا جاوے تو انگریز اسے سزا نہیں دے سکتے لیکن خدا تعالیٰ کی گرفت سے تم کہیں دوسری جگہ جاکر اپنی جان نہیں بچا سکتے کیونکہ یہ سب زمینیں اور آسمان اُسی کی ہیں اور کوئی دوسرا آسمان اور زمین ایسا نہیں بنا سکتا کہ وہاں تم کو پناہ مل سکے اس لئے انسان کو چاہیے کہ خدا سے ہمیشہ ڈرتا رہے۔

گناہ بہت بڑی شے ہے عادۃ اللہ اسیطرح چلی آئی ہے کہ شوخی سے اللہ تعالیٰ کو غضب آتا ہے اس

دوکھ اور مصیبت کے دو اقسام

دکھ کے دو قسم ہوتے ہیں

ایک تو وہ جن پر انسان صبر نہیں کر سکتا مثل بکری کے ذبح ہوتی ہے اور کوئی پناہ اُسے نہیں ملتی وہ اس کے گناہوں کا نتیجہ ہوتا ہے جس کی طرف اللہ تعالیٰ اشارہ فرماتا ہے (ما اصابکم من مصیبۃ الا بما کسبت ایدیکم) دوسرا وہ دکھ جس میں انسان کو تسلی ملتی ہے اور اُسے صبر کی توفیق دیجاتی ہے فرشتے تسکین کے ساتھ اس پر نازل ہوتے ہیں اس قسم کو دکھ نبیوں کو بھی ہوتے ہیں اور وہ منجانب اللہ ہوتے ہیں جس کی طرف اشارہ کرکے خدا تعالیٰ فرماتا ہے ولنبلونکم بشیء من الخوف (الخ)۔ جب تک انسان زندہ ہے شیطان اس کی تاک میں لگا ہوا ہے اور کوشش کرتا ہو کہ اس سے نیک عمل نہ ہونے دیوے وہ انسان کو دھوکہ دیتا ہو فریب دیتا ہے لیکن یاد رکھو کہ مرنے کے ساتھ عمل کا دروازہ بند ہو جاتا ہے اور اس وقت تم کتنی ہی کوشش کیوں نہ کرو کسی طرح سے خدا کو راضی نہ کر سکو گے اور بدعملی کا برا انجام ہمیشہ بھگتنا پڑیگا جس کی کوئی میعاد مقرر نہیں خوش قسمت وہ انسان ہے جسکو ایمان ملے اور وہ جان لیوے کہ خدا کی ناراضگی ایک جہنمی زندگی ہے خدا کی رضامندی کے یہ معنے نہیں ہوئے کہ بہت سا مال و دولت ملجاوے بلکہ یہ کہ شیطان کے حملے سے انسان اپنے ایمان کو بچا لیوے۔ اس کے لئے چاہیئے کہ دعا کرو یہ کوئی آسان بات نہیں ہو جو تم کو یونہی حاصل ہو جاویگی جب تک خدا تعالیٰ توفیق نہ دے اس لئے اسی سے دعا کرنی چاہئے کہ اے اللہ جو امور تیری مرضی کے خلاف ہیں تو ان سے ہمیں بچا اور اپنی رضامندی کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخش کیونکہ انسان جس چیز کی تلاش کرتا ہے وہ اُسے ملتی ہے اور جس سے لاپرواہی کرتا ہے اس سے محروم رہتا ہے۔

گناہوں کا علم کیسے ہو

بہت لوگ ایسے ہیں کہ ان کی زندگی ایک اندھے نابینا کی طرح ہوتی ہے عوام تو درکنار لکھے پڑھے عالموں فاضلوں کو بھی گناہ کا علم نہیں ہوتا اگرچہ وہ سو سو سال کی عمر پاویں گناہ کا پتہ ہمیشہ ٹٹولنے اور مجاہدے سے لگتا ہے بہت سے گناہ اخلاقی ہوتے ہیں۔ جیسے حسد، بغض، تکبر، ریا، عجب وغیرہ ان کو برے اخلاق کہا کرتے ہیں اور انہی میں سے ایک گناہ جس کا نام تکبر ہے شیطان نے کیا تھا۔ لیکن یاد رکھو کہ صرف شیطان ہی میں تکبر نہیں ہے بلکہ بہت ہیں جو اپنی بھائیوں سے تکبر کرتے ہیں ان برے خلقوں کا جو انسان کے اندر پوشیدہ ہوتے ہیں علم نہیں ہوتا۔ جب تک ان کو انسان خود نہ ٹٹولے اور تلاش کرے۔ مثلاً ایک غصہ ہو کہ جب انسان کرتا ہے تو کہاں تک اس کی نوبت پہونچتی ہے پھر حسد ہے کہ کسی کو یا دوسرے کی مال و دولت کو دیکھ کر انسان کڑھتا ہے اور جلتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کے پاس یہ نہ ہو پھر ایک بخل ہے کہ مسلمانوں کو ان کا حق ادا نہیں کرتا۔ ہمسایہ کی ہمدردی اور اس پر رحم نہیں کرتا۔ دنیا سے محبت کرکے اپنے قوے اور مال سے دوسروں کو آرام نہیں پہونچاتا۔ غرضیکہ طرح طرح کے گناہ ہیں جن سے بچنا چاہیئے۔

اور صرف گناہ سے بچنا تو ایک ادنےٰ بات ہے چاہئے کہ اُن سے بچکر نیکی اور طاعت اور عبادت میں کوشش کرو تب برکت سے دل بھر جائیگا اس کی مثال ایسی ہو کہ جس کپڑے کو گند

لگا ہوا ہے اور اندر سے بدبو آتی ہو تو عطر لگانا کام نہیں دیتا پس جب کہ کسی کا دل گندہ ہے تو ظاہر کا لون چھوڑ دینا کوئی بڑی بات نہیں تم پہلے صاف کر کے اسے معطر کرتا اور عمدہ طرح سے رکھنا جس سے دوسروں کو فائدہ پہونچے اور ان کو خوش نما نظر آوے یہ عمدہ بات ہے ایسی ہی دل کو ہر ایک قسم کے اخلاق رذیلہ سے صاف کر کے خدا کی یاد کا عطر لگانا چاہیئے کہ اندر سے خوشبو آوے جب تک یہ حالت نہ ہو کسی قسم کا شکوہ خدا سے نکرنا چاہیئے اور اس بات پر نازان نہ ہونا چاہیئے کہ میں گناہ نہیں کرتا مطلق گناہ سے بچنا کوئی نیکی نہیں اس کے لئے دیکھو تقریر ۲۶ دسمبر ۱۹۰۳ء کی

کارآمد وجود بننے سے خدا برکت دیتا ہے

بہت ہیں کہ وبا سے مرتے ہیں اور خدا کو ان کی کوئی پرواہ نہیں ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ خدا تعالے نے بار بار فرماتا ہے کہ خشک ہونٹوں کا اقرار کوئی شے نہیں ہے۔ اپنے آپ کو خدا کی راہ میں .... ایک کارآمد وجود ثابت کرنا چاہیئے۔ ایک بکری گر تمہارے گھر میں ہو اور عمدہ دودھ دے جس سے تمہارے بال بچے پرورش پاتے ہوں تو تمہارا دل اسے ذبح کرنے کو کبھی نہیں چاہتا لیکن اگر وہ تمہارے کام کی نہیں رہی اور کوئی فائدہ تم کو اس سے حاصل نہیں ہوتا تو تم اسے ذبح کر دینے میں کوئی دریغ نہ کروگے پس ایسا ہی یاد رکھو کہ جب تک انسان خدا کی راہ میں نیکی کرنیوالا۔ دوسروں کو نفع پہونچانیوالا نہ ہو تب تک خدا کو اس کی پرواہ نہیں ہے اور وہ اس بکری کی طرح ذبح کے لائق ہے جو دودھ نہیں دیتی۔ اسی لئے اپنے وجود کو خدا کے کام میں لگاؤ اس کی عبادت کرو اور اس کی رضامندی کے لئے بندوں کو آرام پہونچاؤ۔

زبانی تلاوت اور وظائف کارآمد نہیں جب تک عمل نہو

بعض آدمی صرف زبان سے استغفر اللہ استغفر اللہ کہتے رہتے ہیں اور پھر شکایت کرتے ہیں کہ ہم تو ایک ایک سو دفعہ ہر روز پڑھتے ہیں لیکن فائدہ نہیں ہوتا ان سے کہدو کہ تم سمجھیے کہ خدا نے تم کو انسان بنایا ہے نہ کہ طوطا بنایا ہے اگر انسان ہو تو سمجھکر پڑھو اور اس کے معانی پر غور کرو نہ یہ کہ طوطے کی طرح پڑھتے تو رہے لیکن سمجھا ایک حرف بھی نہیں۔ یاد رکھو کہ صرف زبان سے کلمات کے تکرار کرنے میں برکت نہیں ہوتی جب تک دل بھی اس کے ساتھ نہ ہو خواہ قرآن ہی کیوں نہ پڑھتا ہو خواہ کلمہ ہی کیوں نہ ہو۔ اگر طوطے کی طرح پڑھتا ہے اور سمجھکر اس پر عمل درآمد نہیں کرتا تو کچھ برکت نہ ہوگی کیونکہ یہ صرف قول ہوگا حالانکہ خدا تعالے قرآن شریف میں بار بار فرماتا ہے کہ عمل صالح کرو۔ بعض نادان فخر کیا کرتے ہیں کہ آج ہم نے سارے دن میں ایک قرآن ختم کیا ہے اس سے کوئی پوچھے کہ فائدہ کیا ہوا زبان سے تو تو نے کام کیا لیکن باقی اعضا کو بالکل نا کارہ بنا دیا گیا وہ فضول اور بیکار بنائے گئے ہیں اسی لئے بعض قرآن پڑھنے والوں پر لعنت ہوتی ہے کہ ان کی تلاوت قرآن صرف قول ہی قول ہوتی ہے اور اعمال اس کے مطابق نہیں ہوتے۔

گورنمنٹ نے تعزیرات ہند بنائی ہے اگر اسے کوئی ہر روز پڑھ چھوڑا کرے اور عمل درآمد نکرے غبن کرتا ہو رشوہ وغیرہ برابر لیتا رہے تو کیا اس کی گرفتاری کے وقت یہ عذر کام آویگا کہ میں تعزیرات ہند روز پڑھ لیا کرتا تھا بلکہ اسے اور زیادہ سزا ملے گی کہ باوجود علم کے اس نے برا کیا یاد رکھو کہ صرف زبان سے کام لینا کام نہ آویگا اس لئے اپنے آپکو دکھ دو تکلیف دو اور خدا کو راضی کرو تو وہ تمہاری عمر بڑھا دیگا واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض جو چیز لوگوں کو فائدہ رسان ہوتی ہے خدا اسے زیادہ دیر زمین میں رکھتا ہے کوئی زمیندار اپنے بیل کو ذبح نہیں کرتا جب تک وہ ناکارہ نہ ہو جاوے جب وہ کام کا نہیں رہتا تو آخر زمیندار کہنے لگتا ہے کہ دو چار روپے کھال ہی کے آ جاوینگے گوشت بھی کام آ جاویگا اسیطرح جب انسان خدا کی نظر میں کسی کام کا نہیں رہتا تو وخس کم جہان پاک کا مصداق ہو جاتا ہے۔ کیا تم نے گھر کی اچھی چیزوں کو باہر پھینک دیتے ہو۔ ہرگز نہیں۔ سونا چاندی وغیرہ بیش قیمت اشیا کو کیسے سنبھال سنبھال کر رکھتے ہو لیکن ایک چوہا مرا ہوا نظر آوے تو اسے فوراً پھینک دوگے اسیطرح خدا اپنے نیک بندوں کو کبھی ضائع نہیں کرتا اور عجز لی کی موت نہیں دیتا با برکت ہونے کے لئے ضروری ہے کہ عزیزوں سے سلوک کرو۔ غیروں کی زمینیں نہ دباؤ جھوٹے مقدمے نکرو۔ جھوٹی گواہی نہ دو ان باتوں سے دل پاک رہیگا اور برکت دی جاوے گی اور ولی کہلاؤ گے

اخلاقی اصلاح بہت مشکل ہے

اخلاق کی اصلاح کرنا بہت مشکل ہے

ایک خونی کو خون ترک کر دینا آسان ہے اور چور کو چوری چھوڑ دینا سہل ہے لیکن غصہ والے کو غصہ اور تکبر والے کو تکبر چھوڑنا مشکل ہے۔ دوسرے کو حقیر نہ جاننا اپنے آپ کو چھوٹا خیال کرنا اور جو خدا کی عظمت کے واسطے اپنے آپ کو چھوٹا بنا دیگا تو خدا اسے خود بڑا کر دیگا جس قدر اولیا گذرے ہیں اول انہوں نے اپنے آپ کو ایک چیونٹی کی طرح جانا تب انجام یہ ہوا کہ اولیاء ہو گئے دوسرے کو چھوٹا اور اپنے آپ کو بڑا جاننا یہ بھی ایک شرک ہے۔

تکبر کے اقسام

تکبر کئی قسم کا ہوتا ہے بعض وقت دوسرے کو آنکھوں سے گھور کر دیکھتا ہے۔ اس کے بھی یہی معنی ہوتے ہیں کہ دوسرے کو حقیر جانتا ہو پھر زبان کا تکبر ہے سر کا تکبر ہے پاؤں کا تکبر ہے ان سب تکبروں سے بچنا چاہیئے صوفی کہتے ہیں کہ انسان کے اندر اخلاق رذیلہ کے جو جن ہوتے ہیں وہ سب نکل جاتے ہیں آخری جن تکبر ہے جو سب سے آخر نکلتا ہے بعض وقت دولت کا تکبر ہوتا ہے کہ دوسروں کو کنگال خیال کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ کون ہے جو میرا مقابلہ کرے بعض وقت خاندان کا تکبر ہوتا ہے ایک عورت سیدانی تھی اسے پیاس لگی وہ دوسری عورت کے گھر جا کر کہنے لگی کہ پانی دو لیکن پیالہ دھو کر دینا کیونکہ امتی ہو اور ہم سید ہیں یہ بھی تکبر ہوتا ہے بعض وقت ایک بھائی کا عیب دیکھکر اس کی پردہ پوشی نہیں کرتا بلکہ اس کے ایک ایک لفظ کی اصلاح علانیہ کرتا ہے یہ بھی تکبر ہوتا ہے ان سب سے بچنا موت ہے اور اسیوقت خدا کی برکت نازل ہوتی ہے جب تک یہ نہیں تو نہ برکت ہے اور نہ خدا تعالے متکفل ہے اس کی مثال ایسی ہے کہ یہ سامنے دیوار ہے اگر اس میں چھوٹے چھوٹے سوراخ سوئی سے کر دو تو ان سے وہ روشنی حاصل نہ ہوگی جو کہ ایک بڑے سوراخ سے اندر آوے گی اور کل مکان کو منور کر دے گی ایسے ہی جب تک تم سچے مسلمان ہو کر تبدیلی اخلاق سے ایک بڑا سوراخ دل کے اندر نہ کروگے تو خدا کا نور داخل نہ ہوگا اور اسیوقت تمام وعدے قرآن شریف کے جو کہ استجابت دعا وغیرہ کے ہیں سب پورے ہوں گے۔

بعض وقت انسان شکایت کرتا ہے کہ میری دعا قبول نہیں ہوئی اس کی حالت اصل میں اس بیمار کی ہوتی ہے جس نے ابھی صحت تو پائی نہیں ہوتی اور غذا اس

... قوے مین طاقت آتی ہے لیکن شکایت کرنا ہے کہ مین چل پھر نہین سکتا فلان فلان اشیا کہا نہین سکتا پس جس حالت مین ابھی وہ اس قابل نہین ہوا کہ اس کی دعا قبولیت کی حد تک پہونچ جاوے تو اسے شکایت کا کیا حق۔ اصل بات یہ ہے کہ سچا مسلمان بننا ایک سوئی کے ناکے مین سے نکلنا ہوتا ہے۔ لیکن جب تک یہ (نفس) موٹا ہے تب تک اس مین سے کیسے نکل سکتا ہے ہان کسیطرح مشکل بھی نہین ہے کہ ہر وقت دعا کرتا رہے دعا سے ہر ایک مشکل حل ہوجاتی ہے تقوی اختیار کرو۔ قرآن شریف غور سے پڑھو اور عمل درآمد کیا کرو یاد رکھو وہ (الله تعالے) ہمیشہ افعال سے خوش ہوگا صرف اقوال سے ہرگز نہ ہوگا یہ اس کی عادت ہے جو ابتدا سے چلی آتی ہے خدمت سے انسان بھی خوش ہوتا ہے اور خدمت ہی سے خدا بھی خوش ہوتا ہے جس وقت الله تعالے دیکھتا ہے کہ میرا بندہ میرے لئے عبادت کرتا ہے اور میرے لئے مخلوق پر شفقت کرتا ہے تو اس وقت اس پر فرشتے نازل کرتا ہے اور سچے اور جھوٹے مسلمان مین فرق کرتا ہے۔

گناہ کو چھوڑنیکا طریق

ہر ایک بدی اور گناہ اپنی کوشش سے اگر دور کرنا چاہو تو کبھی دور نہ ہوگا جب تک خدا تعالی توفیق نہ دیوی اس لئے چاہئے کہ گناہون کو یادداشت مین رکھو اور رات دن ان کو دور کرنیکی کوشش کرو اگر ان کا باعث صحبت بد ہے تو اسے ترک کرو اگر بد خلقی ہے جیسے ہر ایک مرض کا ایک سبب ہوتا ہے پس جب تم ان اسباب کو ترک کروگے جس سے گناہ ہوتا ہے تو گناہ خود بخود چھوٹ جاویگا بعض وقت اس مین عاجز بھی آجاتا ہے اور چھوڑنا چاہے تو بھی اس سے نہین چھوٹتا ایسی صورت مین دعا سے کام لو یاد رکھو مجاہدانہ زندگی سے موت بدرجہا بہتر ہے اس سے اتنا تو ہوتا ہے کہ گناہون کا سلسلہ لمبا نہین ہوگا (اس سے یہ مراد نہین ہے کہ نعوذ بالله خودکشی کرلی جاوے) مگر پوری کوشش اور دعا سے کام لینے سے آخر انسان نجات پا جاتا ہے کیونکہ دعا بھی معمولی شئے نہین ہے اصل مین وہ بھی ایک موت ہی ہے۔ جب تک انسان ایک بات کے واسطے پورے طور پر مضطرب ہوا اور راتون کو اٹھ اٹھ کر نہ جاگے اور خدا کی بارگاہ مین تضرع اور ابتہال سے اپنے آپکو موت تک نہ پہونچا دیوے تب تک دعا نہین ہوتی۔

طریق دعا۔

سب سے ضروری دعا خدا کے سامنے اپنے آپ کو پاک صاف بنانے کی ہے اور اس مین بہت مشقت ہے اگر یہ قبول ہوجاوے اور انسان خدا کی نظرون مین پاک صاف قرار پا جاوے تو دوسری دعائین خود بخود قبول ہوجاوین گی یعنی اول اول جو حجاب انسان کے دل پر ہوتے ہین جب وہ دور ہوگئے تو پھر دوسرے حجابون کے دور کرنے کے لئے بہت محنت کی ضرورت نہین رہتی ہر دعا ایک مجاہدہ چاہتی ہے۔ جو دعا سے دور ہے وہ خدا سے دور ہے جو فقیر اڑکر بیٹھ جاتے ہین آخر ان کو کچھ نہ کچھ دینا ہی پڑتا ہے (مگر گدا بنے خر گدا نہ بنے) کہ میرا پیچھا نہین چھوڑتا تو خدا تو بخیل نہین ہے وہ بڑا رحیم کریم ہے اگر تم اڑکر اس سے مانگو اور برابر مانگتے رہو اور جو حق مانگنے کا ہے اس طرح مانگو تو وہ کیون نہ دیگا ہان دعا چاہئے صرف زبان کی بک بک ہی نہ ہو جو لوگ اوپری زبان سے دعا کرتے ہین اور آداب دعا کو انہون نے مدنظر نہ رکھا آخر کار قبولیت کے آثار نہ دیکھکر خدا سے منکر ہوگئے پنجابی کی یہ مثل خوب ہے۔

جو منگے سو مر رہے جو مرے سو منگن جا

(یعنی جو مانگنا چاہتا ہے اسکو ایک موت اپنے اوپر وارد کرنی چاہئے اور مانگنے کا حق اسی کا ہے جو اول مرجاوے) دعائین انسان کی جب کمال اضطرار تک پہنچ جاتی ہین تو اس کی قبولیت کے سامان کئے جاتے ہین

خدائی کا جلوہ جس نے دیکھنا ہو وہ دعا بہت کرے

ان آنکھون سے وہ نظر نہین آتا بلکہ دعا کی آنکھون سے نظر آتا ہے کیونکہ اگر دعا کے قبول کرنے والے کا پتہ نہ لگے تو جیسے لکڑی کو گھن لگ کر وہ نکمی ہوجاتی ہے ویسے ہی انسان پکار پکار کر تھک کر آخر دہریہ ہو جاتا ہے ایسی دعا چاہئے کہ اس کے ذریعہ ثابت ہو جاوے کہ اس کی ہستی برحق ہے جب اس کو یہ پتہ لگ جاوے گا تو اس وقت وہ اصل مین صاف ہوگا یہ بات اگرچہ بہت مشکل نظر آتی ہے لیکن اصل مین مشکل بھی نہین ہے بشرطیکہ تدبیر اور دعا دونون سے کام لیوے جیسے

ایاک نعبد وایاک نستعین

کے معنون مین (ابھی تھوڑے دن ہوئے) تبلایا گیا ہے نماز پوری پڑھو صدقہ اور خیرات دو تو پوری نیت سے دو کہ خدا راضی ہوجاوے اور توفیق طلب کرتے رہو کہ ریاکاری عجب وغیرہ زہریلے اثر جس سے ثواب اور اجر باطل ہوتا ہے دور ہوجاوین اور دل اخلاص سے بھر جاوے۔ خدا پر بدظنی نکرو وہ تمہارے لئے ان کامون کو آسان کرسکتا ہے (بلکہ کردیا ہے کہ ایک تیرے جیسا مقدس وجود ہم مین مبعوث فرماکر اپنی طرف راہ نمائی کی۔۔ ایڈیٹر) وہ رحیم کریم ہے۔

باکریمان کارہا دشوار نیست

اگر پیچھے لگے رہوگے تو اُسے رحم آہی جاویگا۔

خدایابی سے محروم رہنے کے اسباب

بہت لوگ ہین کہ سیدھی نیت سے طلب نہین کرتے تھوڑا طلب کرکے تھک جاتے ہین۔ دیکھو اگر ایک زمین مین۔۔ چالیس ہاتھ کھودنے سے پانی نکلتا ہے تو تین چار ہاتھ کھود کر جو شکایت کرے کہ پانی نہین نکلا اُسے تم کیا کہوگے اس قسم کے بدقسمت انسان ہوتے ہین کہ وہ دو چار دن دعا کرکے کہتے ہین کہ ہمین پتا کیون نہ لگا اور اسطرح ایک دنیا گمراہ ہوگئی ہے۔ وظیفہ اور مجاہدہ کرتے رہے مگر جس حد تک کھودنیسے پانی نکلنا تھا اس حد تک نہ کھودا یعنے نہ پہونچے تو خدا کی ذات سے منکر ہو گئے اور آخر کار خلقت کا رجوع اپنی طرف دیکھکر ٹھگ بن گئے اس کا باعث یہ ہوا کہ خدا تعالی کی طرف جس رفتار سے چلنا چاہئے تھا اس رفتار سے نہ چلے اور اس کے عطا کردہ دوسرے قوے اور اعضاء سے کام نہ لیا اور طوطے کی طرح وظیفون پر زور لگاتے رہے آخر کار دہریہ ہوگئے۔

گر نہ باشد بدوست راہ بردن
شرط عشق است در طلب مردن

اس کے یہ معنے ہین کہ اس کی راہ پر چلا جاوے یہانتک کہ مرجاوے۔

واعبد ربک حتی یاتیک الیقین

کے یہی معنی ہین وہ موت جب آتی ہے تو ساتھ ہی یقین بھی آجاتا ہے۔ موت اور یقین ایک ہی بات ہے غرض کہ اس کمزوری اور کسل نے لوگون کو خدایابی سے محروم کردیا ہے کہ پورا حق تلاش کا ادا نہ کیا راستہ مین جھلکا ملگیا اسی پر راضی ہوگئے اور دوکاندار بن گئے

اطاعت عبادت خدمت مین اگر صبر

برگزیدون کو لباس مین ضعیف کو دخل نہین الله نے وہ اظہار پسند کرلی ہین

دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب کی فہرست

طبّ روحانی بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق مسمریزم یعنی علم توجہ کی نسبت اس زمانہ مین عام چرچا ہی اور حسب کے دریافت ہو جانے نے یسوعی معجزات کی کل ہر ایک مذہب وملت حتی کہ ایک دہریہ کے ہاتھ مین بھی دیدی ہی اور جسکی ذریعہ سے بڑی بڑی امراض کا علاج ہو جاتا ہی اسکا مجمل اور ٹھیک استعمال اس کتاب مین بتلایا گیا ہی جو بہ ایں درج ہین اپنیر مشق کر نیسے انسان صحت نیست رکھکر اپنے وجود کو زیادہ نافع الناس بنا سکتا ہی اور خیالات مین یکسوئی اور انکی ضبط کر نیکی عادۃ بھی پیدا ہو جاتی ہی اگرچہ عام طور پر اس کتاب کے لکھنے والون نے وہ مبالغہ کئے ہین کہ آسمان اور زمین کے قلابے ملادئے ہین اور انکی مشاق کو گویا خدائی کی کل چلا نیوالا اقرار دیدیا ہوتا ہی لیکن ہمارے نزدیک اس علم کی تفضیلت صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم عطیات الہی کا نیک یا بد استعمال کر کے ثواب یا عذاب کماتا ہی جیسے خدا کا ارادہ ہی ہر ایک دوا یا دوسرا عمل اپنا اثر مفید یا مضر کرتا ہی ویسے ہی اسی کا ارادہ یا اذن سے انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہی اور اپنی روح سے ایسے کام لے سکتا ہی جو اس کے نزدیک اول محالات سے تھے اگر طریق عمل وغیرہ کے متعلق کچھ استفسار کرنا ہو تو منیجر دفتر البدر سے خط وکتابت کرین قیمت ۱۲

شہادۃ آسمانی حصہ دوم، اول۔ بجواب کلمہ فضل رحمانی جو ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی مخالفت مین لکھی ہے اور دیگر معترضین کے اعتراضون کی جواب اس مین دئے گئے ہین ذوالقرنین کو مسیح ثابت کیا ہے اور سلسلہ جہاد۔ اور خر دجال یاجوج ماجوج تصویر وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دئے گئے ہین قیمت ۳

سر مکتوم یہ سو صفحہ کی کتاب انجیلی شہادتون سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ثابت کیا ہی اور نسائم حسنات کلم پر لطیف خیالات کا اظہار کیا ہی اور دکھلایا ہی کہ جن مردون کے زندہ ہونیکا ذکر انجیل مین ہی خود اس سے ثابت ہے کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھے وغیرہ وغیرہ قیمت ۵

رویائے صالحہ جسمین مصنف نے اپنی بیعت کی سرگذشت۔ محمد حسین بٹالوی کے کفرنامہ طیار کرنیکا اور حضرۃ مسیح موعود ع کا ثبوت صحف سابقہ سے ہے قیمت ۲

اعجاز احمدی ۲۶ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین سے کون کون مراد ہین اس کی تفسیر کی گئی ہے جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے قیمت ۱

قول صحیح پنجاب کے مشہور و معروف شاعر میان ہدایت اللہ صاحب ساکن لاہور کی نظم جو کہ آپنے اردو زبان مین حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کی مدح اور دعاوی پر لکھی ہے قیمت ۱ (محصولڈاک بذمہ خریدار)

تفسیر القرآن بالقرآن یہ ایک بینظیر تفسیر ہے جسکو ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب بی اے نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرمایا کر بغرض اصلاح حضرۃ مسیح آخرزمان ع اور مولانا مولوی نور الدین صاحب کو نصف سے زیادہ سنادی تھی حضرۃ مسیح الزمان نے وتفسیر کو سنا اس کی نسبت یہ الفاظ ارشاد فرمائے نہایت عمدہ بہتر زبان ہے قرآنی نکات خوب بیان کئے ہین دلون پر اثر کرنیوالی ہے حضرۃ مسیح الزمان اور مولانا مولوی نور الدین علیہما السلام نے بعض بعض جگہ اصلاح بھی کی تھی اب فضل ربانی سے چھپکر طیار ہو چکی ہی خریداران البدر کو پارہ عم کی تفسیر محض نفقت رکھے گی آنے پر بطور نمونہ ارسال کی جاتی ہے۔ بلا جلد سے مجلد ہے پارہ الم کی قیمت ۱۲ پارہ عم ۲ ار المشتہر خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال تمام درخواستین مشتہر کے نام آنی چاہیئین نہ کہ دفتر البدر مین۔

پیوفلیش کے سٹ ناظرین ہمارے یہان میناکاری کوفت گری کا کام کوٹ قمیص کے سٹ بہت عمدہ طیار ہو آتے ہین جن کے اوپر نام سنہری و چاندی اور بیل بوٹا ہوتا ہے ہر شخص اپنا نام ہر زبان مین لکھا سکتا ہی فائدہ یہ ہی کہ بازار کے سٹ بہت جلد خراب ہو جاتے ہین اور یہ عمر بھر مین اکید فعہ کافی ہین نمبر ا بٹن سٹ نام بھی سنہری اور کام بھی سنہری قیمت ۱۲ ار نمبر ۲۔ بٹن سٹ نام سنہری اور کام چاندیکا قیمت ۹ ار نمبر ۳۔ بٹن سٹ نام بھی چاندیکا اور کام بھی چاندیکا قیمت ۸ ار نمبر ۴ انگریزی بیل بوٹا چاندیکا قیمت ۶ ار خط کے آنے پر بذریعہ وی پی ارسال ہو سکتا ہے پتہ ایس جی۔ ایم کمپنی گوجرات پنجاب۔

عطر عمدہ ہر قسم کا اور تیل خوشبودار ہر قسم کا سرمہ ہر قسم کا دوائی یونانی وانگریزی دھصر، پٹکہ، لنگی ہر قسم رومال وسوسی ہر قسم دہر کے بنیان وجراب ہر طرحکی دیسی وانگریزی سوتی واعلی کلاہ وٹوپی ہر قسم کی سادی وکامدار بہری گیس یعنی پٹی کر بند سواران وسپا ہیانہ دیا جامہ ہر طرح کی جوتی خورد وکلان سادہ وکامدار اور بوٹ وگرگابی ہو نز دیسی انگریزی اور پنجابی ولودیانہ و ہندوستانی وغیرہ وغیرہ برتن مراد آبادی گلو بند ہر قسم کے خورد وکلان شانہ مردانہ اور زنانہ کابی کے اور سینگ کے ہر قسم قفل آہنی و پیتل کے ہر قسم خورد وکلان تولیہ ہر قسم کے۔ دری ہر قسم کی قینچی دیسی وولائتی ہر قسم چاقو دیسی وولائتی ہر قسم کے قیمت کا حال مشتہر سے دریافت کرو۔

المشتہر حافظ نور احمد احمدی اینڈ کو تاجر میٹھا بازار مارکیٹ اکولہ صوبہ برار

عاقبۃ المکذبین لودیانوی مخالف مولویون کا انجام جو ہوا اس کا بیان بیعت کے دس شرائط حضرۃ مسیح کی وفات وحیاۃ پر بحث اور ایک اردو نظم قیمت ۱ار۔

اسلام اور اسکا بانی یعنی طامس کارلائل صاحب مرحوم المعروف بہ ہیروز اینڈ ہیروورشپ کے ایک انگریزی لکچر کا ترجمہ مترجمہ منشی عبد العزیز خان صاحب صادق قیمت ۳

صیانۃ الناس مولوی محمد حسین بٹالوی کے ایک خط کا جواب منجانب فاضل امروہی قیمت ۱ار

الہامی دُعا ۔ رب کل شئی خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت ۔

کامن پنجابی مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب احمدی راجیکے ضلع گوجرات ار

نظم برائے مستورات بطریق کامن مصنفہ ″ ″

رد تناسخ انی احمدیہ ساختہ مرزا عبد الکریم مالیر کوٹلوی نہایت اعلی قسم ار فی تولہ اوسط قسم تاجر دکو

سر الشہادتین اس کتاب مین ثابت کیا گیا ہے کہ شہزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب کی شہادت کا واقعہ من وعن آج سے تیرہ سو سال پہلے قرآن شریف مین موجود تھا جو کہ اب مسیح موعود ع کے وقت مین پورا ہوا اور اس واقعہ کے وقوع پر جو انقلاب مقدر ہین ان کی تفصیل دی گئی ہے مصنفہ

الفرقان شاہجہانپور سے ایک رسالہ بنام البرہان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت مین نکلتا ہے اس کا جواب حضرۃ مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی نے الفرقان مین دیا ہے جو کہ حقائق اور معارف کا عمدہ مخزن ہے ۲۰×۲۶ کی تختی پر بہت عمدہ طبع ہوا ہے قیمت صرف دفتر البدر سے مل سکتا ہے

عکسی تصویر حضرۃ اقدس ۴ر۔ کارڈ سائز پر ہر کیبنٹ سائز ۸ر نصف درجن کی خریدار کو

مذکورہ بالا اشتہار کی حوالہ سے تمام درخواستین بنام محمد افضل منیجر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور آنی

ضوابط اخبار البدر

(جن کو خریداری سے پیشتر ملاحظہ کر لینا چاہئے)

(۱) **حجم** اخبار کا ۸ صفحے ہین جسمین ٹائیٹل پیج شامل ہے دو فالتو صفحہ صرف احتیاطاً چند ماہ اشتہارون کے لئے ایزاد ہین بعض تاریخون پر کثرۃ مضامین کے لحاظ سے دس صفحہ بھی دئے جاتے ہین لیکن وہ آئندہ نمبرون مین وضع کر لئے

(۲) **مضامین** البدر کا خاص اور مقدم مضمون حضرۃ امام الزمان مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات ہین جو وسع ایک ہفتہ کے فاصلے سے پہونچتا ہے لعبورۃ تقریرون وغیرہ کے آپ کی تصنیفات مین سے عمدہ مضامین تبلیغ علما واہل دراہزاد معرفت کے لئے بادد ہانی کی غرض سے اور نیز مکتوبات وغیرہ درج کئے جاتے ہین اس کے بعد درس قرآن سے نکات اور جماعت احمدیہ کی خبرین اور دوسرے اخلاقی مضامین تردید مذاہب باطلہ اور خود البدر کی اشاعت کے متعلق تحریکات ..... اور مراسلات وغیرہ۔

(۳) **اوقات اشاعت** اخبار کی اشاعت کی تاریخین اگرچہ ہر ماہ کی یکم ۸-۱۶-۲۴ ہین اور حتی الوسع بڑی دیانتداری سے کوشش کی جاوے گی کہ وقت پر اشاعت ہو مگر تاہم بروقت اشاعت کی ذمہ داری کسی تعہد کے ساتھ کارخانہ نہیں لیتا۔

(۴) **خط وکتابت** کارخانہ سے متعلق خط وکتابت خواہ کسی قسم کی ہو اپنا نمبر خریداری ضرور درج کرنا چاہئے جب تک جوابی کارڈ یا ٹکٹ ہمراہ نہ ہوگا کارخانہ جواب دینے کا ذمہ دار نہیں۔

(۵) **عدم رسید اخبار** اگر ایک ہی مقام یا اس کے گرد ونواح مین اخبار نہ پہونچا ہو اور آپکو علم ہو تو تاریخ رسید کے ایک ہفتہ کے اندر کارخانہ مین اطلاع دینی چاہئے ورنہ ممکن ہے کہ وہ نمبر نہ مل سکے۔

(۶) **تبدیل پتہ** تبدیلی کے وقت چندون پیشتر کارخانہ کو اس مقام کا پتہ دینا چاہئے جہان پتا بدلنا ہو ورنہ اگر سابقہ پتہ پر اخبار گیا اور آپکو نہ ملا تو ہم ذمہ دار نہیں۔

(۷) **چندہ سالانہ** پیشگی اگر بلا تقاضا خود ارسال کیا جاوے ۲ روپیہ پیشگی بذریعہ وی پی جس مین ایک کتاب قیمتی ۲ار کی برٹش فارن ممالک یعنی ہندوستان سے باہر ہے۔ جو خریدار ایکدماہ بعد ادائیگی قیمت

مطبع انوار الاسلام پریس قادیان دار الامان مین محمد افضل معہ جدین صاحب پروپرائیٹران کے اہتمام سے چھپا